امتحانی مشق نمبر 2

(یونٹ: 6 تا 9)

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

سوال نمبر 1۔ رواداری اور وسعت نظر پر نوٹ لکھیں۔ (20)

سوال نمبر 2۔ اسلام سے عورت کے مقام پر نوٹ لکھیں۔ (20)

سوال نمبر 3۔ شوہر کے حقوق پر نوٹ لکھیں۔ (20)

سوال نمبر 4۔ احترام انسانیت پر نوٹ لکھیں۔ (20)

سوال نمبر 5۔ رذائل اخلاق کا تعارف کراتے ہوئے جھوٹ کی مذمت پر نوٹ لکھیں۔ (20)

Downloaded From Tajassus.com

ANS 01

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کیا جس کا حکم نوح ؑکو دیا گیا،اور جس کی وحی آپ ﷺکو کی گئی،اور جس کا حکم موسیٰ ؑ اور عیسیٰؑ کو دیا کہ دین کو قائم کرو اور اس میں اختلاف برپا مت کرو۔ (سورۂ شوریٰ) ایسا دین جو ہمیشہ سے سارے انبیائے کرامؑ کا رہاہے اور جو اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہے،اسی کا نام اسلام ہے،ارشاد ہے، ترجمہ: اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔ (سورۂ آل عمران) ایسےدین میں زور زبر دستی کی گنجائش نہیں، ہر پسند اور کامیاب طریقے کے انتخاب میں لوگوں کو اختیار دیا جاتا ہے، تاکہ اندازہ ہو کہ کون صحیح راستہ اختیار کرتا ہے اور کون غلط۔اسلام عالمی اور آفاقی مذہب ہے، اس کی تعلیمات تمام افرادِ بشر کے لیے ہیں، اسلام کسی خاص طبقے، علاقے،تہذیب یا رنگ و نسل کے لوگوں کو مخاطب نہیں کرتا، بلکہ وہ تمام انسانوں سے خطاب کرتا ہے ،وہ سب کے لیے دین رحمت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ جس کا مفہوم کچھ یوں ہے: دنیا میں میری رحمت ہر مومن و کافر، نیک اور بد، سب پرچھائی ہوئی ہے،جس کے نتیجے میں انہیں رزق اور صحت و عافیت کی نعمتیں ملتی رہتی ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم نے خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت قرار دیا ہے، ارشادِ ربّانی ہے:’’اور(اےپیغمبر!)ہم نے تمہیں تمام جہانوں کے لیے رحمت بناکر بھیجا۔‘‘ (سورۃالانبیاء)

سورئہ احزاب میں فرمایا گیا:’’حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ ﷺکی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے۔‘‘ یعنی صرف رسول اکرم ﷺ کی ذات ہی عقائدو افکار، عبادات، معاملات،

اخلاق، معاشرت، سیاست، معاشیات،غرض ہر شعبۂ زندگی میں کامل اسوہ اور مکمل نمونہ ہے۔
سرکارِ دو عالمﷺ کا ارشاد گرامی ہے:میں سراپا رحمت ہوں، اللہ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔ (جامع صغیر)

ارشادِ ربّانی ہے’’اے لوگو! حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں مختلف قوموں اور خاندانوں میں اس لیے تقسیم کیا ، تاکہ تم ایک دوسرے کی پہچان کرسکو۔ درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو، اللہ سب کچھ جاننے والا ، ہر چیز سے باخبر ہے۔‘‘(سورۃ الحجرات)

اس آیت کریمہ نے مساوات کا یہ عظیم اصول بیان فرمایا ہے کہ کسی کی عزت اور شرافت کا معیار اس کی قوم، اس کا قبیلہ یا وطن نہیں ہے، بلکہ تقویٰ ہے، اور اللہ تعالیٰ نےمختلف قبیلے یا قومیں اس لیے نہیں بنائیںکہ وہ ایک دوسرے پر اپنی بڑائی جتائیں، بلکہ ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ بے شمار انسانوں میں باہمی پہچان کے لیے کچھ تقسیم قائم ہوجائے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا،تمہارا خون،تمہارا مال اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں، جیسا کہ آج کا یہ دن تم پر حرام ہے۔یعنی جس طرح ’’حجۃ الوداع‘‘کا دن مسلمانوں کے لیے بڑا مقدس ہے اور اس کے تقدس کو پامال کرنے کا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔اسی طرح کسی مسلمان کا ناحق خون نہیں بہایا جا سکتا،اس کا مال نہیں چھینا جا سکتا اور اس کی آبروریزی نہیں کی جا سکتی۔ہر انسان کو اپنی رائے پر عمل کرنے کا حق حاصل ہے، شریعت نے ہمیشہ رواداری اور حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ معاشرے میں جب بھی بگاڑ پیدا ہوا۔ وہ دوسروں کی رائے کو پامال کرنے کی وجہ سے ہوا ہے۔

سورۃ المائدہ میں ارشادِ رب العزّت ہے:ترجمہ:’’اے ایمان والو! ایسے بن جائو کہ اللہ (کے احکام کی پابندی) کے لیے ہر وقت تیار رہو، اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم ناانصافی کرو، انصاف سے کام لو، یہی طریقہ تقویٰ سے قریب تر ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ یقیناً تمہارے تمام کام سے پوری طرح باخبر ہے‘‘۔رواداری کے سلسلے میں یہ آیت بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے کہ رواداری کو عدل کا مترادف قرار دیا جاتا ہے، مطلب یہ ہے کہ مذہب، تہذیب، ثقافت، زبان یا رنگ و نسل میں اختلاف رکھنے والے ہر شخص کے ساتھ خواہ وہ دوست ہو یا دشمن اس کے ساتھ آپ عدل و انصاف کا معاملہ کریں، اس کے مذہب وغیرہ کی وجہ سے اس کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک نہ کیا جائے، نہ کسی طرح کی زیادتی یا ظلم روا رکھا جائے۔ آیت کریمہ کا مطلب یہی ہے کہ کسی قوم سے تمہاری عداوت اور دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم انصاف کو چھوڑ دو، بلکہ تمہیں تو ہر حال میں انصاف ہی کرنا ہے۔

Downloaded From Tajassus.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:''اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو تمام انسانوں کو ایک ہی طریقے کا پیروبنادیتا(مگر کسی کو زبردستی، کسی دین پر مجبور کرنا حکمت کا تقاضا نہیں، اس لیے انہیں اپنے اختیار سے مختلف طریقے اپنانے کا موقع دیا گیا ہے) اور وہ اب ہمیشہ مختلف راستوں پر ہی رہیں گے''۔ (سورۂ ہود)اس آیت کریمہ میں جس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے وہ بھی رواداری کی ایک اہم بنیاد ہے کہ ہر شخص کے پیش نظر یہ بات رہنی چاہیے کہ مختلف طبقات میں جو مذہبی اور فکری اختلاف ہے، وہ فطری ہے، اسے ختم نہیں کیا جاسکتا۔اس لیے فراخ دلی کا مظاہرہ کیا جائے اور دوسرں کے مذہب ، عقائد و نظریات وغیرہ کو برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا کیا جائے اور ان کے ساتھ مذہبی، سیاسی، فکری اور علمی رواداری کا معاملہ کیا جائے۔''اسلام'' سلامتی اور ''ایمان'' امن سے عبارت ہے،یہ دینِ انسانیت اور امن و سلامتی کا علم بردار ہے،دنیا کے تمام مذاہب میں اسلام کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس کی اساس اور بنیاد امن و سلامتی اور مذہبی رواداری پر قائم ہے۔

سورۂ بنی اسرائیل میں ارشاد ہے:''اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے اولادِ آدم کو عزت بخشی''۔ یعنی آدمی کو حسن صورت ، نطق، تدبّر اور عقل و حواس عنایت فرمائے جن سے وہ دینوی اور اخروی منافع اور نقصان کو سمجھتا ہے اور اچھے برے میں تفریق کرتا ہے۔غرض نوع انسانی کو حق تعالیٰ نے کئی حیثیت سے عزت و بڑائی دے کراسے اپنی دیگرمخلوقات پر فضیلت دی۔

ترجمہ: دین کے معاملے میں کوئی زور زبردستی نہیں، ہدایت کا راستہ، گمراہی سے ممتاز ہوکر واضح ہوچکا ہے۔ (سورۃ البقرہ) اس آیت کریمہ میں مذہبی آزادی کی ضمانت دی گئی ہے کہ کسی پر مذہب اور عقیدے کو بدلنے میں زور زبردستی نہ کی جائے، اس کا تعلق دل اور ضمیر سے ہے، رواداری میں اس اصول کی بڑی اہمیت ہے۔ اسی حقیقت کو سورۂ کافرون میں بھی بیان کیا گیا ہے:ترجمہ:''تمہارے لیے تمہارا دین ہے، میرے لیے میرا دین''۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:ترجمہ:''پھر بھی یہ کافر اگر منہ موڑتے رہیں تو (اے پیغمبر!) آپ کی ذمے داری صرف اتنی ہے کہ واضح طریقے سے پیغام پہنچادو''۔(سورۂ النحل)یعنی اس قدر احسانات سن کر بھی اللہ کے سامنے نہ جھکیں تو آپ کچھ غم نہ کھائیے، آپ اپنا فرض ادا کرچکے، کھول کھول تمام ضروری باتیں سنادی گئیں، آگے ان کا معاملہ خدا کے سپرد کیجئے۔

سیدنا فاروق اعظمؓ کا ایک غیر مسلم غلام تھا، آپ کی دلی خواہش تھی کہ وہ حلقہ بگوش اسلام ہوجائے تو اسے کوئی ذمے داری دے دی جائے، آپ نے اس سے بار ہا اپنی خواہش کا اظہار بھی فرمایا، لیکن اس نے ہمیشہ انکار کیا، حضرت عمرؓ اس کے انکار پر ہمیشہ یہی فرماتے:''لَا اِكْرَاهَ فِیْ الدَّیْن''پھر آپ نے اسے آزاد فرمادیا۔(کتاب الاموال)

Downloaded From Tajassus.com

ارشاد ربانی ہے:ترجمہ:''اپنے رب کے راستے کی طرف لوگوں کو حکمت کے ساتھ اور خوش اسلوبی سے نصیحت کرکے دعوت دو''۔(سورۃ النحل) اگر کسی ملک میں مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلم بھی رہتے ہیں تو مسلمانوں کو اسلام کی یہ ہدایت ہے کہ وہ امن و سلامتی، عدل و انصاف، مساوات و رواداری، ہمدردی ویک جہتی، فیاضی اور انسانیت نوازی پر مشتمل اسلامی تعلیمات سے غیر مسلم حضرات کو روشناس کرائیں اور انہیں موثر نصیحت اور حکمت کے ساتھ دین کی دعوت پیش کریں،لیکن کسی طرح دباؤ ڈالنے اور زور و زبردستی کی کوشش نہ کی جائے، اگر وہ نہ مانیں اور مذہب کے سلسلے میں مذاکرات اور بحث و مباحثہ کرنا چاہیں تو نہایت فراخ دلی اورخوش اسلوبی کے ساتھ مذہبی گفت و شنید ہونی چاہیے۔

اسلام تمام انسانوں کے مذہبی معاملات کو تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی صحیح رہنمائی اور خدائی نظام کی دعوت دینے کا حکم بھی دیتا ہے، تا کہ انسان کو دنیا میں امن و سکون حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی پر سکون زندگی نصیب ہو۔یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ اسلام رواداری،امن وسلامتی اور احترام انسانیت کا درس دیتا ہے،یہ دنیا کا واحدمذہب ہے جس نے پرامن بقائے باہم کا درس دیا ۔یہ مکالمے اوردلیل کی بنیاد پر دین کی دعوت دیتا ہے،اسلام دیگر مذاہب کے حوالے سے احترام کی تعلیم دیتا ،تمام انبیائے کرامؑ حتیٰ کہ تمام مذاہب کے علم برداروں کےادب واحترام کا درس دیتا ہے۔قرآن و سنت اور پیغمبر رحمت،محسن انسانیت حضرت محمدﷺ کی یہ تعلیمات امن و سلامتی کی ضامن اور انسانیت کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔آج دنیا میں تحمل و برداشت ،امن و سلامتی کے قیام،مذاہب کے درمیان مکالمے اورمذہبی رواداری کے فروغ کے لیے انسانیت کو اسلام اور پیغمبر اسلام حضرت محمدﷺ کے دامن رحمت اور اسوۂ حسنہ سے رہنمائی لینی ہوگی کہ بلاشبہ یہی احترام انسانیت کا منشور اور امن و سلامتی کی حقیقی ضامن ہیں۔

ANS 02

اسلام سے قبل عورت کو معاشرے میں کوئی مقام حاصل نہیں تھا. عورت کو تمام برائیوں کی جڑ اور قابل نفرت سمجھا جاتا تھا. بیٹیوں کو منحوس سمجھا جاتا اور انہیں پیدا ہوتے ہی زندہ درگور کر دیا جاتا تھا. عورت ہر طرح کے ظلم و بربریت کا شکار تھی. طلوعِ اسلام کے بعد عورت کو اس کا اصل مقام اور حق حاصل ہوا. اسلام نے ان تمام جاہلانہ رسومات کا خاتمہ کیا جو عورت کی عزت اور وقار کے خلاف تھیں. عورت نے معاشرے میں وہ مقام حاصل کیا جس کی وہ حقدار تھی اسے تمام معاشرتی، تعلیمی اور معاشی حقوق حاصل ہوئے. اسلام وہ دین ہے جس نے عورت کو بطور ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کے عزت بخشی.

Downloaded From Tajassus.com

جنت کو ماں کے قدموں تلے رکھ دیا.حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حسن سلوک کی سب سے زیادہ حقدار ماں کو قرار دیا.

قرآن پاک میں مرد و عورت کے لیے ایک جیسے احکامات بیان کیے گئے ہیں.اگر عورت کوئی نیک کام کرے تو اس کی جزا اور گناہ پر سزا ہے اور یہی احکامات مرد کے لیے بھی ہیں.

ارشاد باری تعالیٰ ہے

’’جو کوئی بھی نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان والا ہو، ہم اس کو ضرور بالضرور پاکیزہ و طیب زندگی عطا فرمائیں گے‘‘۔

زمانہ جاہلیت میں بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا. اسلام نے اس قبیح رسم کا خاتمہ کیا اور بیٹی کی پیدائش کو باعث رحمت قرار دیا.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بلوغ کو پہنچ گئیں تو قیامت کے روز میں اور وہ اس طرح آئیں گے۔ آپؐ نے اپنی انگشت شہادت کو ساتھ والی انگلی سے ملا کر دکھایا”۔

اسلام سے قبل عورت کو وراثت کا حق حاصل نہیں تھا. اسلام نے عورت کا وراثت میں باقاعدہ حصہ مقرر کیا.

ارشاد ربانی ہے :

لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًاO

’’مردوں کے لئے اس (مال) میں سے حصہ ہے جو ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں نے چھوڑا ہو اور عورتوں کے لئے (بھی) ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں کے ترکہ میں سے حصہ ہے۔ وہ ترکہ تھوڑا ہو یا زیادہ (اللہ کا) مقرر کردہ حصہ ہےo‘‘

اسلام نے مرد کو عورت کے نان و نفقہ کا ذمہ دار بنایا ہے. شادی سے پہلے باپ اور بھائی اور شادی کے بعد شوہر اور بیٹے کو عورت کا نگران مقرر کیا.اس طرح عورت کو روٹی، کپڑا اور مکان کی پریشانی سے آزاد کیا. عورت کو گھر کی ملکہ بنایا تا کہ وہ گھر میں رہے اور اپنے بچوں کی بہترین تربیت کرے...

ANS 03

شریعتِ مطہرہ میں میاں بیوی کے باہمی حقوق کو بہت اہمیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور دونوں کو ایک دوسرے کے حقوق کے بہت تاکید کی گئی ہے، اس بارے میں چند احادیث مندرجہ ذیل ہیں:

شوہر کے حقوق:

Downloaded From TajaSsus.com

احادیث مبارکہ میں جو عورت شوہر کے نافرمانی کرے ایسی عورت کے بارے میں سخت وعیدیں آئی ہیں، اور جو عورت شوہر کی فرمان برداری اور اطاعت کرے اس کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

حدیث مبارک میں ہے:"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «إذا دعا الرجل امرأته إلى فراشه فأبت فبات غضبان لعنتها الملائكة حتى تصبح»".**(مشكاة المصابيح، 2/280، باب عشرة النساء، ط: قديمی)**

ترجمہ: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی مرد اپنی عورت کو ہم بستر ہونے کے لیے بلائے اور وہ انکار کردے، اور پھر شوہر (اس انکار کی وجہ سے) رات بھر غصہ کی حالت میں رہے تو فرشتہ اس عورت پر صبح تک لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔

(مظاہر حق، 3/358، ط؛ دارالاشاعت)

ایک اور حدیث مبارک میں ہے:"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «لو كنت آمر أحداً أن يسجد لأحد لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها» . رواه الترمذي".**(مشكاة المصابيح، 2/281، باب عشرة النساء، ط: قديمی)**

ترجمہ: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو یہ حکم کرسکتا کہ وہ کسی (غیر اللہ) کو سجدہ کرے تو میں یقیناً عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔(مظاہر حق، 3/366، ط؛ دارالاشاعت)

ایک اور حدیث مبارک میں ہے:"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «المرأة إذا صلت خمسها وصامت شهرها وأحصنت فرجها وأطاعت بعلها فلتدخل من أي أبواب الجنة شاءت» . رواه أبو نعيم في الحلية".**(مشكاة المصابيح، 2/281، باب عشرة النساء، ط: قديمی)**

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس عورت نے (اپنی پاکی کے دنوں میں پابندی کے ساتھ) پانچوں وقت کی نماز پڑھی، رمضان کے (ادا اور قضا) رکھے، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی اور اپنے خاوند کی فرماں برداری کی تو (اس عورت کے لیے یہ بشارت ہے کہ) وہ جس دروازہ سے چاہے جنت میں داخل ہوجائے۔(مظاہر حق، 3/366، ط: دارالاشاعت)

بیو ی کے حقوق:

Downloaded From Tajassus.com

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں عورتوں کے حقوق بھی بڑی اہمیت کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں ، شوہر پر عورت کے حقوق ادا کرنا بھی بہت ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا﴾ [النساء: 19]

ترجمہ: اور ان عورتوں کے ساتھ خوبی کے ساتھ گزران کرو، اور اگر وہ تم کو ناپسند ہوں تو ممکن ہے کہ تم ایک شے کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ اس کے اندر کوئی بڑی منفعت رکھ دے۔(ازبیان القرآن)

حدیث مبارک میں ہے:"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «أكمل المؤمنين إيماناً أحسنهم خلقاً، وخياركم خياركم لنسائهم» . رواه الترمذي".**(مشکاۃ المصابیح، 2/282، باب عشرة النساء، ط؛ قدیمی)**

ترجمہ: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مؤمنین میں سے کامل ترین ایمان اس شخص کا ہے جو ان میں سے بہت زیادہ خوش اخلاق ہو، اور تم میں بہتر وہ شخص ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہے۔(مظاہر حق، 3/370، ط؛ دارالاشاعت)

ایک اور حدیث مبارک میں ہے:"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «خيركم خيركم لأهله وأنا خيركم لأهلي".**(مشکاۃ المصابیح، 2/281، باب عشرة النساء، ط: قدیمی)**

ترجمہ:رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل (بیوی، بچوں، اقرباء اور خدمت گزاروں) کے حق میں بہترین ہو، اور میں اپنے اہل کے حق میں تم میں بہترین ہوں۔(مظاہر حق، 3/365، ط؛ دارالاشاعت)

ایک اور حدیث مبارک میں ہے:"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «لا يفرك مؤمن مؤمنةً إن كره منها خلقاً رضي منها آخر» . رواه مسلم".**(مشکاۃ المصابیح، 2/280، باب عشرة النساء، ط: قدیمی)**

ترجمہ: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان مرد کسی مسلمان عورت سے بغض نہ رکھے، اگر اس کی نظر میں اس عورت کی کوئی خصلت وعادت ناپسندیدہ ہوگی تو کوئی دوسری خصلت وعادت پسندیدہ بھی ہوگی۔ (مظاہر حق، 3/354، ط: دارالاشاعت)

ANS 04

Downloaded From Tajassus.com

اسلام میں ہر عام و خاص کو داخلے کی اجازت ہے- جس میں علاقے، قومیت اور رنگ و نسل کی کوئی تفریق نہیں- اس کی نرم اور لچک دار پالیسیوں کی وجہ سے بنی نوع انسان کے حقوق کو تحفظ ملتا ہے اس کا منشور دہشت گردی، فساد فی الارض اور انسانی طبقات کی ایذا رسانی کی سراسر مخالفت کرتا ہے اور ایسا کرنے والوں کو بہ بانگ دہل مجرم قرار دیتا ہے- اس کے ہر شعبے میں نرم خوئی، امن و سلامتی اور انسان دوستی کا ایک طویل ترین باب ملتا ہے-

اسلام امن کا داعی اور ساری انسانیت کے لیے پیام رحمت ہے- حقوق العباد کے عنوان سے اسلام کا ایک شرعی کلیہ اور ضابطہ بھی موجود ہے جس کا توسیعی مظہر امن و سلامتی، رحمت اور احترام انسانیت سے ہی ماخوذ ہوتا ہے اور اسی بنیاد پر اسے دینِ رحمت کہا جاتا ہے-

دین رحمت سے جو مفہوم نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ دین سارے عالم کے لیے ایک پُرامن اور انسان دوست مذہب بن جائے جس میں انسانی نسل کے ہر دائرے کے لوگوں میں ہم آہنگی، توازن اور آپس میں معاونت کا نیک جذبہ پیدا ہوسکے- جہاں انسان امن و سکون اور طمانیت کے ساتھ زندگی گزار سکیں اور اس طرح کے معاشرے کی بنیاد دین رحمت ہی رکھ سکتا ہے کیوں کہ اسلام ہ ی میں کلمۂ توحید زبان سے ادا کرنے کے ساتھ ہی انسانی حقوق کی پاس داری کی ہدایات جاری ہوتی ہیں-

احترام انسانیت کے لیے اخلاقیات کا بہت درس دیا جاتا ہے، اسلام میں ہر انسان کے تحفظ اور اس کے حقوق کی رعایت و حفاظت کے لیے واضح قوانین بنادیے گئے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے امیر کو قانون کے حصار میں بہت آسانی سے لایا جاسکتا ہے- اس نوعیت کے واقعات تاریخ اسلام میں بھرے پڑے ہیں- رسول اللہ ﷺ کے سامنے ان کے محبوب چچا حضرت حمزہؓ کو بے دردی کے ساتھ شہید کرنے والا اسلام قبول کرنے کی غرض سے آیا تو آپؐ نے اس کے ساتھ کوئی بُرا سلوک نہیں کیا- خود رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''اگر میں نے کسی پر ظلم کیا ہے تو وہ اس کا بدلہ لے لے-'' حضرت عثمانؓ نے محصور ہونے اور جان کے خطرے کے باوجود اپنے دفاع کے لیے اہل مدینہ کو مقابلے کی اجازت نہیں دی-

رسول اللہ ﷺ کا آخر ی خطبہ احترام انسانیت کا عالمی منشور اور ایک مکمل نصاب ہے- اس تاریخی خطبے میں آپ ﷺ نے انسانیت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ ایک ہے، تم سب آدمؑ کی اولاد ہو اور آدمؑ مٹی سے بنے تھے، کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں، کسی گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر بزرگی حاصل نہیں- آپ ﷺ نے انسانیت کا احترام سکھایا کہ جب

Downloaded From Tajassus.com

بھی کسی سے بات کرو اچھے انداز سے کرو، اچھی گفت گو کرو اور دوسروں کو اپنے شر سے بچاؤ۔

آپؐ اس قدر دوسروں کا خیال رکھتے تھے کہ کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے۔ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں لیٹی ہوئی تھی اچانک میری آنکھ کھلی، میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ بڑے آہستہ آہستہ بستر سے نیچے اترے اور دبے قدموں سے پاؤں رکھتے ہوئے چلنے لگتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کیوں اس طرح کر رہے ہیں تو آپؐ نے فرمایا: تم سوئی ہوئی تھی میں تہجد کے لیے اٹھ رہا تھا، میں نے چاہا میرے اٹھنے کی وجہ سے کہیں تمہاری نیند میں خلل نہ آجائے۔

مخلوق خدا پر رحم کرنے کی تعلیم اسلام ہی دے رہا ہے۔ حضرت عمرو بن العاصؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، مفہوم : ''رحم کرنے والوں پر اللہ رحم فرماتے ہیں، تم زمین والوں پر رحم کرو تو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔'' ایک اور حدیث میں ہے کہ تم اس وقت مومن نہیں ہوسکتے جب تک کہ تم رحم کرنے والے نہ بن جاؤ۔ آپ ﷺ نے دفع شر اور نفع رسانی کی تعلیم دی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''تُو روک لے اپنے شر کو دوسرے انسانوں سے۔،، یعنی ہر بندے کے اندر خیر بھی ہے اور شر بھی، تو فرمایا کہ اپنا شر دوسرے انسانوں تک نہ پہنچاؤ اس کو اپنے تک ہی روک لو۔ مثلا کئی مرتبہ انسان چاہتا ہے کہ دوسرے بندے کا مذاق اڑائے، شریعت کہتی ہے کہ تمہارے اندر جو خواہش پیدا ہورہی ہے اسے روک لو، اگر تم کسی دوسرے کا مذاق اڑا کر اس کو ایذا پہنچاؤ گے تو یہ مناسب نہیں۔

احترام انسانیت کے لیے اسلام نے دو زرّیں اصول بیان کیے ہیں کہ جب کسی سے ملے تو خندہ پیشانی سے ملے۔ انسانوں سے اچھے انداز میں گفت گو کریں۔ اس سب کچھ کے باوجود اس مفروضے کا عام ہونا کہ اسلام دہشت گردی اور انتہا پسندی کا سبق دینے والا اس کی پذیرائی کرنے والا، متشدد اور سخت گیر مذہب ہے۔

اس میں انسانیت کا کوئی احترام نہیں، کوئی قدر نہیں، کوئی مقام نہیں، تو یقینا یہ اسلامی تاریخ سے ناواقفیت ہے اور سورج کو جھٹلانا ہے۔ عربوں کی جہالت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں وہاں تو جہالت ایسی انتہا کو پہنچ چکی تھی کہ ایک دوسرے کی کھوپڑیوں میں شراب پیتے تھے۔ اپنی بچیوں کو زندہ دفن کرتے تھے۔ احترام انسانیت کا نام و نشان بھی نہیں تھا تو اسی جہالت کے اندھیروں میں اسلام ہی نے ایسی تعلیمات دیں کہ صحرائے عرب کے وحشی احترام انسانیت کے علم بردا ر بن گئے۔ اور احد کے میدان میں ایک دوسرے کو پانی پینے کا کہہ رہے ہیں اور احترام انسانیت کی وجہ سے تینوں پانی سے انکار کرکے شہادت کے رتبے پر فائز ہوکر ایک نئی تاریخ رقم کرتے ہیں۔

Downloaded From Tajassus.com

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ پوری دنیا کو یہ باور کرایا جائے کہ اسلام دین فطرت ہے، امن و امان کی پاس داری اس کی اولین ترجیح ہے۔ جہاں انسانیت نوازی کا درس دیا جاتا ہے اور اخلاقیات کا سبق پڑھایا جاتاہے، جہاں انسانیت کے احترام میں ہدایات دی جاتی ہیں کہ تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے، اللہ کے نزدیک سب سے اچھا وہ شخص ہے جو اس کنبے کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اسلام کا یہ منشور انسان دوستی کے موقف کی تائید کے لیے کافی ہے، لہذا اسلام کو دہشت گردی سے جوڑنا ایک غیر معقول بات، غیر منصفانہ عمل ہے اور ایک عالم گیر مذہب اور اس کے ماننے والوں کی صریح حق تلفی ہے۔

ANS 05

آیت نمبر ❶

إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ [16-النحل:105]

ترجمہ : ”جھوٹ افتراء تو وہی لوگ کیا کرتے ہیں جو خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے۔ اور وہی جھوٹے ہیں.“

آیت نمبر ❷

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ [22-الحج:30]

ترجمہ : ”تو بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔“

آیت نمبر ❷

أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ [39-الزمر:3]

ترجمہ : ”دیکھو خالص عبادت خدا ہی کے لئے (زیبا ہے) اور جن لوگوں نے اس کے سوا اور دوست بنائے ہیں۔ (وہ کہتے ہیں کہ) ہم ان کو اس لئے پوجتے ہیں کہ ہم کو خدا کا مقرب بنا دیں۔ تو جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں خدا ان میں ان کا فیصلہ کردے گا۔ بےشک خدا اس شخص کو جو جھوٹا ناشکرا ہے ہدایت نہیں دیتا۔“

آیت نمبر ❹

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ [9-التوبة:119]

ترجمہ : ”اے اہل ایمان! خدا سے ڈرتے رہو اور سچ بولنے والوں کے ساتھ رہو۔“

حدیث نمبر ❶

عن عبد الله رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال : ”إن الصدق يهدي إلى البر وإن البر يهدي إلى الجنة وإن الرجل ليصدق حتى يكون صديقا وإن الكذب يهدي إلى الفجور وإن الفجور يهدي إلى النار وإن الرجل ليكذب حتى يكتب عند الله كذابا. [صحيح بخارى، حديث

Downloaded From Tajassus.com

[6094

ترجمہ : ”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ”بلاشبہ سچ آدمی کو نیکی کی طرف بلاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور ایک شخص سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدیق کا لقب اور مرتبہ حاصل کر لیتا ہے اور بلاشبہ جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف اور ایک شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے یہاں بہت جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔“

حدیث نمبر ❷

عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : ”آية المنافق ثلاث : إذا حدث كذب وإذا وعد اخلف وإذا أؤتمن خان. [صحيح بخاري حديث 6095]

ترجمہ : ”ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بولتا ہے جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اسے امین بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے۔“

حدیث نمبر ❸

عن ابي امامة قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : انا زعيم ببيت فى ربض الجنة لمن ترك المراء وإن كان محقا وببيت فى وسط الجنة لمن ترك الكذب وإن كان مازحا وببيت فى اعلى الجنة لمن حسن خلقه“ . [ابوداؤد حديث 4800، و قال الشيخ الألباني حسن]

ترجمہ : ”ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میں اس شخص کے لیے جنت کے اندر ایک گھر کا ضامن ہوں جو لڑائی جھگڑا ترک کر دے، اگرچہ وہ حق پر ہو، اور جنت کے بیچوں بیچ ایک گھر کا اس شخص کے لیے جو جھوٹ بولنا چھوڑ دے اگرچہ وہ ہنسی مذاق ہی میں ہو، اور جنت کی بلندی میں ایک گھر کا اس شخص کے لیے جو خوش خلق ہو۔“

حدیث نمبر ❹

حدثنا مسدد بن مسرهد حدثنا يحيى عن بهز بن حكيم قال : حدثني ابي عن ابيه قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : ”ويل للذي يحدث فيكذب ليضحك به القوم ويل له ويل له.[سنن الترمذى/الزہد 10، 2315، تحفة الأشراف : 11381، وقد أخرجہ : مسند احمد 5/2، 5، 7، سنن الدارمى/الاستئذان 66، 2744 حسن]

ترجمہ : ”معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا : تباہی ہے اس کے لیے جو بولتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے تاکہ اس سے لوگوں کو ہنسائے، تباہی ہے اس کے لیے، تباہی ہے اس کے لیے۔“

Downloaded From Tajassus.com

حـــدیث نمـــبر ❺

حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : " إياكم والظن فإن الظن اكذب الحديث ولا تحسسوا ولا تجسسوا-" [صحيح البخاري/النكاح 45۔ 5143، الأدب 57۔ 6066، الفرائض 2۔ 6776، صحيح مسلم/البر والصلة 6۔ 2563، سنن الترمذي/البر والصلة 56۔ 1688، (تحفة الأشراف : 13806، وقد أخرجه : موطا امام مالك/حسن الخلق 6۔ 15، مسند احمد 2/245۔ 312۔ 342، 465، ـــــــــــــــــــ 470، ـــــــــــــــــــ 482، صـــــــــــــــــــحيح]

ترجمہ : ”ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ظن و گمان کے پیچھے پڑنے سے بچو یا بدگمانی سے بچو، اس لیے کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے، نہ ٹوہ میں پڑو اور نہ جاسوسی کرو۔“

حـــدیث نمـــبر ❻

حدثنا نصر بن على اخبرنا سفيان عن الزهري. ح وحدثنا مسدد حدثنا إسماعيل. ح وحدثنا احمد بن محمد بن شبويه المروزي حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن امه ان النبى صلى الله عليه وسلم قال : ”لم يكذب من نمى بين اثنين ليصلح “، وقال احمد بن محمد ومسدد : ليس بالكاذب من اصلح بين الناس فقال : خيرا او نمى خيرا. [صحيح البخاري/الصلح 2۔ 2692، صحيح مسلم/البر والصلة 37۔ 2605، سنن الترمذي/البر والصلة 26۔ 1938، (تحفة الأشراف : 18535۔ 20196، وقد أخرجه : مسند احمد 6/403، صــحيح]

ترجمہ : ”ام حمید بن عبدالرحمٰن (ام کلثوم) رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اس نے جھوٹ نہیں بولا جس نے دو آدمیوں میں صلح کرانے کے لیے کوئی بات خود سے بنا کر کہی۔ احمد بن محمد اور مسدد کی روایت میں ہے، وہ جھوٹا نہیں ہے : جس نے لوگوں میں صلح کرائی اور کوئی اچھی بات کہی یا کوئی اچھی بات پہنچائی۔“

حـــدیث نمـــبر ❼

حدثنا الربيع بن سليمان الجيزي حدثنا ابو الاسود عن نافع يعني ابن يزيد عن ابن الهادي ان عبد الوهاب بن ابي بكر حدثه عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن عن امه ام كلثوم بنت عقبة قالت : ”ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يرخص فى شيء من الكذب إلا فى ثلاث كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : لا اعده كاذبا : الرجل يصلح بين الناس، يقول القول ولا يريد به إلا الإصلاح والرجل يقول فى الحرب والرجل يحدث امراته والمراة تحدث زوجها. [ابوداؤد حديث 4921، تحفة الأشراف : 18353 و قال الشيخ الألباني صحيح]

Downloaded From Tajassus.com

ترجمہ : ”ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بات میں جھوٹ بولنے کی اجازت دیتے نہیں سنا، سوائے تین باتوں کے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے : میں اسے جھوٹا شمار نہیں کرتا، ایک یہ کہ کوئی لوگوں کے درمیان صلح کرائے اور کوئی بات بنا کر کہے، اور اس کا مقصد اس سے صرف صلح کرانی ہو، دوسرے یہ کہ ایک شخص جنگ میں کوئی بات بنا کر کہے، تیسرے یہ کہ ایک شخص اپنی بیوی سے کوئی بات بنا کر کہے اور بیوی اپنے شوہر سے کوئی بات بنا کر کہے۔“

Downloaded From Tajassus.com